مسلکی تعصب کا ایک بھیانک چہرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اتحاد بین المسالک ایک ایسی چڑیا کا نام ہے جس کے بارے میں ہر دوسرے دن درجنوں اخبارات میں ایک نہ ایک مقالہ ضرور نکلتا ہے... وقت کا کوئی مفکر اپنے خیالات پیش کرتا ہے، طرح-طرح کی رنگا-رنگ تدبیریں سجھاتا ہے اور اخبار کو لوگ ردّی کے ڈھیر میں پھینک دیتے ہیں... مگر حیرت و استعجاب کی بات تو یہ ہے کہ اس چڑیا کے بارے میں بات تو سبھی کرتے ہیں، لیکن یہ کبھی، کہیں کسی کو نظر نہیں آئی____ سچ پوچھیے تو اہل علم اس کے قائل بھی نہیں ہیں... یہ بھی ایک محل نگاہ امر ہے کہ آخر اس کے نتائج کیا ہوں گے، اور کہیں اس سے اسلام کا صحیح اور روشن و تابناک چہرہ مسخ ہو کر تو نہیں رہ جائے گا؟ خیر ہم یہاں اس کے اسباب و علل پر گفتگو کرنے نہیں آئے، شاید کبھی اور...

...آج ہمارا ہدف ہے مسلکی تعصب کے اس گھناؤنے اور قبیح چہرے سے پردا اٹھانا، جس کو شاید ہی کسی نے دیکھا ہو____ اہل سنت و جماعت کے افراد جنہیں اس وقت میں بریلوی حضرات کے نام سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے؛ اولیا اللہ رحمھم اللہ سے محبت کرنے والے، صوفیا کی روایات کے علم بردار، عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار وہ لوگ جن کے افکار و نظریات تسلسل کے ساتھ قرون اولٰی سے جا ملتے ہیں____ میلاد و قیام و فاتحہ، مزارات و اعراس، بیعت و خلافت، وغیرہ ان کے معمولات میں سے ہیں... یہ جماعت مذہبی افراط و تفریط سے پاک و منزہ ہے، صحابہ کرام علیہم الرضوان سے بھی محبت کرتی ہے اور اہل بیت کرام علیہم و علی صاحبہم افضل الصلاۃ و السلام کا بھی احترام دل میں رکھتی ہے... سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروکار، طریقہ اسلاف پر گامزن، جس کے تمام عقائد و معمولات دلائل و براہین سے مستنبط، مستند و معتبر کتب سے اخذ کیے گیے ہیں____

مگر حیف صد حیف! آج اسی جماعت کو اس کے مسلکی حریف مختلف نوع کی دشنام طرازیوں سے تو نوازتے ہیں، اور تو اور اس پر تشدد پسند ہونے اور تعصب کو فروغ دینے کا الزام بھی بڑے طنطنہ سے دھرتے ہیں؛ گویا کہ باقی تمام فریق باہیں پھیلائے سنی حضرات کا انتظار کر رہے ہیں کہ کب ہم تیار ہوں اور مسالک کا اختلاف فوراً چٹکی بجاتے ہی ختم ہو جائے! افسوس کی بات تو یہ بھی ہے کہ اپنے مذہب و مسلک سے ناآشنا کئی بھولے-بھالے سنی بھائی بھی اسی دام فریب میں آ کر اپنے مسلک کو تشدد پسند گردانتے لگ جاتے ہیں____ اسی صورت حال کو دیکھتے ہوئے

فقیر نے چاہا کہ کچھ پردہ دوسرے خیمے میں موجود افراد کی دل نواز سخن سے بھی اٹھادوں، تاکہ یہ واضح تو ہو کہ کس کے دل میں کتنا پیار بھرا ہے اور اصل میں تشدد و تعصب کا پرچارک کون ہے! جو سنی حضرات اسے پڑھیں، ہوش کے ناخن لیں، اور دیکھیں کہ تشدد کون کر رہا ہے، اور جو غیر سنی حضرات اسے پڑھیں، ہماری طرف سے الزامی جواب سمجھیں...اقول و باللہ التوفیق

روافض (شیعہ):

سنیوں سے سب سے پرانے مذہبی و مسلکی حریف، رافضی حضرات رہے ہیں؛ قدیم سے لے کر جدید تک ان کا لٹریچر اہل سنت کے تعلق سے بہت ہی دل کش نکات اور خوب صورت تدابیر سے بھرا پڑا ہے، اسے پڑھنے والا، ان حضرات سے بے انتہا محبت کرے بغیر کیسے رہ سکتا ہے...یقین نہیں آتا تو دل تھام کر بیٹھیے اور خود اپنی آنکھوں سے اس پیار کے لبالب بھرے ساگر کا نظارہ کیجیے:

نوٹ: مزید گفتگو سے پہلے یہ ذہن نشین کر لیں کہ روافض حضرات کے ہاں سنی لوگوں کو ایک خاص لقب دیا گیا ہے جس سے انہیں پکارا جاتا ہے، اور وہ ہے "ناصب، جمع: نواصب"۔ دلیل کے لیے ان کے ایک شیخ محمد آل عصفور الدرازي البحراني الشيعي کی یہ تحریر کافی ہے کہ

ولا كلام في أن المراد بالناصبة هم أهل التسنّن

ترجمہ: اس میں کوئی کلام نہیں کہ ناصبی سے مراد اہل سنت ہیں۔[۱]

۔اب آگے ملاحظہ فرمائیں۔

۱)۔اہل سنت... نجس؟

شیعہ حضرات کے پیشوا، آیت اللہ خمینی صاحب اپنی تحریر الوسیلہ میں لکھتے ہیں:

وأما النواصب والخوارج -لعنهما الله تعالى- فهما نجسان من غير توقف

ترجمہ: ناصبی اور خارجی لوگ (سنی حضرات)-اللہ کی ان پر لعنت ہو-بلا توقف نجس ہیں۔[۲]

دیکھ رہے ہیں آپ؟ لوگ تو-پروگریسو مسلم-ہونے کے نام پر بڑے دھاک سے کہتے ہیں کہ ہم مسلکی تعصب کی نجاست سے اوپر اٹھ چکے ہیں اور یہاں ان کے خصم تو خود انہی کو نجس (سراپا، ناپاک) مانتے ہیں۔

۲)۔اہل سنت... کا خون حلال ہے!

روافض حضرات کے رئیس المحدثین، اور صدوق کے لقب سے ملقب، شیخ ابن بابویہ قمی لکھتے ہیں:

ماتقول في قتل الناصب؟ قال: حلال الدم، ولكني أتقي عليك، فإن قدرت أن تقلب عليه حائطًا أو تغرقه في ماء لكيلا يشهد به عليك فافعل

ترجمہ: پوچھا گیا ناصبی (سنی) کے قتل کے بارے میں کیا حکم ہے، فرمایا گیا: اس کا خون حلال ہے، مگر مجھے تمہارے لیے خوف ہے، اگر ممکن ہو کہ تم اس پر دیوار گرادو یا اسے پانی میں ڈبو کر مار دو، کہ اس پر کوئی گواہ بھی نہ ہو؛ تو ایسا ہی کرو۔[۳]

واہ! کیا خوب تدبیر ہے، سچے پیار کی اس سے بڑھ کر اور کون سی نشانی ہو گی؟ اس بات سے ان لوگوں کا مشورہ اور بھی زیادہ بامعنی لگتا ہے جو کہتے تھے کہ محرم کے جلسے مشترکہ ہونے چاہیے، یا وہ جو کہتے ہیں کہ سنی شیعہ تم دونوں ایک ہو، جو تمہیں "دو" کرے اس کے "دو" کردو! نجانے ان لوگوں کو ان "امن پسند" حضرات کے ان "نیک خیالات" کا علم ہے یا نہیں؟

۳)۔اہل سنت کے پیچھے نماز...ناجائز!

شیعہ لوگوں کی معتبر کتاب وسائل الشیعۃ میں ذکر ہے کہ،

عن الفضل بن يسار قال: سألت عن مناكحة الناصب والصلاة خلفه فقال: «لا تناكحه ولا تصلّ خلفه»

ترجمہ: فضل بن یسار سے مروی کہ پوچھا گیا کہ ناصبی (سنی) سے نکاح اور اس کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟ فرمایا گیا: نہ اس سے نکاح کرو، نہ اس کے پیچھے نماز پڑھو۔[۴]

سنی حضرات کی مساجد کے باہر تو لوگوں کو دیگر فرق کے اندر نہ آنے کا بورڈ بڑی جلدی نظر آجاتا ہے، ذرا اس عبارت کو بھی چشم عبرت میں جگہ عنایت فرمائیں، دیگر مسالک کے حضرات بھی اہل سنت کے پیچھے نماز کو لیکر تحفظات رکھتے ہیں ____ خیر،

یہ تھا روافض کا محبت نامہ جو مجھے امید ہے آپ نے بہت غور سے پڑھا اور سمجھا ہو گا۔ آیئے اب دوسری جہت کی طرف چلتے ہیں۔

وہابی (اہل حدیث):

گو کہ وہابی حضرات زیادہ پرانے نہیں ہیں، مگر بہت ہی قلیل وقت میں انہوں سنیوں سے تعصب رکھنے میں اول ڈگری حاصل کرلی ہے...اور اس وقت کے سب سے خطرناک فرقے کے طور پر یہ لوگ ابھر کر آے ہیں ____ کیا

اولیا؟ کیا ائمہ اربعہ، کیا محدثین، کیا سلف و کبار امت اور کیا عام سنی مسلمان...ان حضرات نے سب کو اپنے زعم میں ایک ہندو، بدھ مت کے مقابل لا کر کھڑا کر دیا ہے...ان کے نزدیک تو جب بڑے سے بڑے اجلہ علما کی کوئی قدر نہیں تو ہم اپنے لیے کیا توقع رکھیں؟ حیرت واستعجاب کا مقام ہے کہ وہابی حضرات پچھلے ساڑھے چودھا سو سال میں اپنے مذہبی رفیقوں (مثلا، ابن عبدالوہاب نجدی، ابن تیمیہ، ابن قیم، شوکانی وغیرہ) کو چھوڑ کر باقی جتنے بھی ہیں صغیر و کبیر، سبھی پر لعن طعن کے پتھر برساتے نظر آتے ہیں!

اس موقع پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ مبارک ارشاد یاد آتا ہے جسے امام بغوی علیہ الرحمۃ نے روایت فرمایا ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَاتَذْهَبُ هَذِهِ الْأُمَّةُ حَتَّى يَلْعَنَ آخِرُهَا أَوَّلَهَا

ترجمہ: یہ امت نہیں جاے گی (یعنی قیامت نہیں آے گی) جب تک اس کے بعد والے پہلے والوں پر لعن نہ کریں۔[۵]

اس حدیث کی روشنی میں یہ کہا جاے تو غلط نہ ہوگا کہ وہابی حضرات کا خروج بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ایک ہے۔ اب ذرا دل پر ہاتھ رکھ کر ملاحظہ کریں وہ "پاکیزہ خیالات" جو اس فرقے کے حضرات اہل سنت کے بارے میں رکھتے ہیں۔

ا)۔بدعت کا انسائکلوپیڈیا؟

جی ہاں، آپ نے صحیح پڑھا، وہابی حضرات کے ایک معاصر سرخیل اسکالر **رائد بن أبي علفة** کی اس کاوش کا نام ہے **معجم البدع**، یا یوں کہہ لیں کہ انہوں نے اپنے زعم میں تمام بدعات کا انسائکلوپڑیا تیار کر لیا ہے، افسوس کی بات یہ ہے کہ اس کتاب میں مؤلف نے کبار امت کا ذکر بھی خیر کے ساتھ نہیں کیا اور ان کی تصویر عوام کے سامنے ایسی بنا کر پیش کرنے کی ناپاک کوشش کی ہے کہ جس سے لوگ ان سے متنفر ہوں اور انہیں گمراہ سمجھیں۔ مثال کے طور پر شیخ اکبر محی السنۃ والدین ابن عربی رضی اللہ تعالی عنہ کے بارے میں لکھ مارا،

کہ شیخ کا عقیدہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالی انسان ہے، اللہ تبارک وتعالی اپنی مخلوق کا محتاج ہے، دعوت و تبلیغ مکر ہے، ہر چیز ان کے نزدیک اللہ تھی، ان کے نزدیک گمراہ حق پر ہے اور کافر مومن ہے۔[۶]

العیاذ باللہ تعالی! بتائے کوئی! کیا یہ عقیدہ کسی عام مسلمان کا بھی ہو سکتا ہے جو مؤلف نے اتنے عظیم شیخ، توحید کے ایسے عارف، اللہ تبارک و تعالی کے ایسے ولی سے منسوب کیا صرف عوام کو دھوکہ دینے کے لیے ____

ایک دوسرے مقام پر، سلسلہ رفاعیہ کی یوں تحقیر و تضحیک کی،

اس میں رائج معمولات کو بدعات و شرکیات کہہ دیا، کہیں شیخ رفاعی علیہ الرحمۃ والرضوان کی کرامات کو ہدف تنقید بنایا، کہیں آداب پیری و مریدی کو بدعت کہا، کہیں یہ کہا کہ سلسلہ رفاعیہ کے لوگ غالی ہوتے ہیں، اور تو اور یہاں تک لکھ مارا کہ رفاعیہ کے ہاں مجالس ہوتی ہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اہل بیت کی مدح ہوتی ہے، اس مجلس میں گانا بجانا ہوتا ہے اور حاضرین روتے بلکتے ہیں، یہاں تک ناچتے اور کپڑے پھاڑتے ہیں، اور اس حالت کو سکر اور غلبہ کہتے ہیں۔[۷]

اللہ اکبر کبیرا! للہ انصاف قارئین! خود اپنی آنکھوں سے دیکھیے، سلسلہ رفاعیہ کس عظیم الشان صوفی منہج کا نام ہے یہ بتانے کی چنداں ضرورت نہیں اور شیخ سید احمد کبیر رفاعی شافعی نور اللہ مرقدہٗ کس بلند و بالا ذات کا نام ہے یہ بھی ہر خاص و عام کو باور ہے۔ یہاں محل تعجب ایک اور بات ہے اور وہ یہ کہ صرف کسی ایک شخص یا شیخ کو نہیں بلکہ ایک پورے کے پورے سلسلہ طریقت کو بدعتی کہا جارہا ہے، ذرا اندازا لگائیں کہ اس ایک جنبش لب کی زد میں کتنے ہزار افراد آتے ہیں! کیا یہ مذہبی تعصب نہیں؟ کیا یہ مسلکی تشدد نہیں ہے؟ فقط اس جرم میں کہ یہ لوگ آپ کے ہم خیال نہیں آپ نے سب کے نام بدعتی کی پرچی کاٹ دی، سب کو عوام کے سامنے گمراہ و مبتدع ثابت کرنے میں اپنا تن من دھن اور زور قلم صرف کر دیا ____

۲)۔ بیٹا باپ کے لیے دعاے مغفرت نہ کرے:

وہابی حضرات کے ماضی قریب کے ٹرینڈ میں رہے مفتی، عبد العزیز ابن باز (م ۱۴۲۰ھ) اپنے فتاوی کی بنا پر اپنی جماعت میں بہت مشہور رہے، ان کے فتاوی میں آپ کو سنیوں کے خلاف ایسا مواد ملے گا جو کبھی آپ کے حاشیہ خیال میں بھی نہ آیا ہو۔ چند جھلکیاں اس تصویر کی ہم آپ کو دکھانے جارہے ہیں، تو ہوش بگوش ہو کر ملاحظہ کریں:

کسی نے جناب سے سوال کیا کہ فلاں کا باپ انتقال کر گیا، اور وہ غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتا تھا، (معلوم نہیں کہ واقعی سائل سچ کہہ رہا ہے یا اپنے زعم میں اس نے اولیا کی نذر و نیاز کو اس سے تعبیر کیا، خیر)، اب اس کا بیٹا چاہتا ہے کہ اس

کے لیے دعا کرے، صدقہ کرے اور حج کرے، تو کیا ایسا کرنا شریعت کی رو سے روا ہے؟ جواب میں کیا فرمایا شیخ صاحب نے خود ہی ملاحظہ فرمائیں، کہتے ہیں:

حتی یعلم یقینا أنه مات علی الشرک، و ذلک بأن یثبت لدیه بشهادة الثقات العدول اثنین أو أکثر أنهم رأوه یذبح لغیر الله من أصحاب القبور أو غیرهم، أو سمعوه یدعو غیر الله، فعند ذلک یمسک عن الدعاء له۔

یعنی اس کے لیے دعا کرے جب تک کہ یہ یقینی علم نہ ہو جائے کہ وہ شرک پر مرا ہے، جس کی یا تو دو گواہ عادل و ثقہ گواہی دیں، یا بہت سے لوگوں نے اسے غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتے دیکھا ہو، (اور یہ غیر اللہ) چاہے وہ صاحبان قبور ہوں یا کوئی اور، یا اسے سنا ہو کہ غیر اللہ کا نام پکارتا ہے، تو ایسی صورت میں دعا کرنا بند کردے ...چند سطور بعد وجہ یہ بیان فرماتے ہیں کہ

من مات علی الشرک و لو جاهلا لا یدعی له، و لا یستغفر له، و لا یتصدق عنه، و لا یحج عنه

جو شرک پر مرا، چاہے جہالت کی بنا پر ہی کیوں نہ ہو، اس کے لیے نہ دعاے مغفرت کی جائے، نہ استغفار، نہ صدقہ، اور نہ اس کی طرف سے کوئی حج۔[۸]

ہائے افسوس! ذرا بات کی گہرائی کو سمجھیے، یہاں کسی رام پرساد، یا کشن لال کی بات نہیں ہو رہی ہے، ایک مسلمان کی بات ہو رہی ہے، جس نے زندگی میں نمازیں بھی پڑھی ہوں گی، حج و عمرہ بھی کیے ہوں گے، اور سائل کی بات سے اشارہ ملتا ہے کہ وہ اولیا کرام کا معتقد بھی تھا، نذر و نیاز بھی کرتا تھا... مگر ہائے سوء اتفاق! اس کے بیٹے کو جناب شیخ کی تلقین ہے کہ نہ اس کے لیے دعا کرنا، نہ صدقہ نہ حج، اور نہ ہی استغفار۔ جرم اس کا فقط اتنا ہی ہے کہ وہ اللہ تبارک و تعالی کے محبوب بندوں سے محبت رکھتا تھا اور جناب شیخ کے مسلک میں یہ بات کسی طور بھی گوارا نہیں ہے! واہ شیخ صاحب واہ

خرد کا نام جنوں پڑ گیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے[ب]

۳)۔ زانی، قاتل کی بخشش تو ہے مگر سنی کی نہیں:

ممکن ہے کہ عنوان پڑھ کر آپ کو قدرے تشویش ہو، کہ آخر ایسا اعتقاد کوئی کیسے رکھ سکتا ہے، مگر نہایت افسوس کے ساتھ عرض کرنا پڑ رہا ہے کہ یہی حقیقت حال ہے____یہی شیخ ابن باز اپنے مجموع فتاوی میں شرک اکبر کی تعریف بیان کرتے ہیں:

فالشرک الأکبر: هو ما یتضمن صرف العبادة لغیر الله أو بعضها،

یعنی: **شرک اکبر وہ ہے جس میں کل عبادت کو غیر اللہ پر صرف کیا جاے یا بعض۔** چند سطور بعد اس کی مثالیں پیش کرتے ہوے لکھتے ہیں:

ما یتضمن صرف بعض العبادة لغیر الله کدعاء الأولیاء و الاستغاثة بهم و النذر لهم

یعنی: **وہ جن کے ضمن میں عبادت کے کچھ حصے غیر اللہ پر صرف کیے جائیں، جیسے اولیا سے دعا کرنا، یا ان سے مدد چاہنا، یا ان کی نذر و نیاز کرنا۔**[۹]

اب اس تعریف پر خود ہی غور کر لیں کہ جتنے مسلمان، ہند و پاک، شام و عراق، ترکی و یمن، فلسطین و افغانستان کے اولیا کرام سے محبت کرتے ہیں، شیخ احمد بدوی، شیخ احمد کبیر رفاعی، شیخ تیجانی، شیخ ابو الحسن شاذلی، سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی، رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سے استغاثہ کرتے ہیں، ان سے المدد کے نعرے بلند کرتے ہیں۔ یا خاص ہند و پاک میں جو لوگ حضرت سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی، حضرت نظام الدین اولیا محبوب الہی، حضرت داتا گنج بخش ہجویری علیہم الرحمۃ و الرضوان سے دستگیری کی گہار لگاتے ہیں سب کے سب اس تعریف پر شرک اکبر کے مرتکب، مشرک ٹھہرے، والعیاذ باللہ تعالی____

وہابیوں کے مشہور محدث الالبانی صاحب فرماتے ہیں:

قوله تعالی: *(إن الله لا یغفر أن یشرک به، و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء)*. فقد فرق تعالی بین الشرک و بین غیره من الذنوب، فأخبر أن الشرک لا یغفره، و أن غیره تحت مشیئته، فإن شاء عذبه و إن شاء غفر له

اللہ تبارک و تعالی کا فرمان ہے: بیشک اللہ اسے نہیں بخشتا جو اس کے ساتھ شرک کرے، اور اس کے سوا جو ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے۔ تو یہاں اللہ تعالی نے شرک اور باقی گناہوں کے درمیان فرق کیا، اور بتایا کہ شرک کی بخشش نہیں، اور جو اس سے نیچے کا ہو وہ اس کی مشیت میں ہے، چاہے تو عذاب کرے، چاہے تو معاف فرمائے۔[۱۰]

کیا سمجھے آپ؟ پچھلی دو عبارتوں کو جمع کر کے پڑھیں تو معلوم چلتا ہے کہ وہابی حضرات کے نزدیک، ہر بڑے سے بڑے گناہ کی معافی ہے، زنا، قتل، جھوٹ، سرقہ، فراڈ یہ سب کچھ کرنے والا توان کے نزدیک ایک بار کو جنتی ہو سکتا ہے، مگر اولیا کرام کا ماننے والا، غوث و خواجہ کا شیدائی، چاہے کتنا ہی نیک کیوں نہ ہو، چاہے تہجد گزار ہی کیوں نہ ہو، فرائض و واجبات تو کجا، مستحبات و مندوبات کو بھی ترک نہ کرتا ہو، مگر ان کے نزدیک نرا جہنمی، مشرک، بدعتی، جہنم کا ایندھن ہے____ بھلا دیکھیے تو صحیح، کیا یہ مذہبی و مسلکی تعصب کی ایک خوف ناک اور قبیح تصویر نہیں ہے؟ کیا یہی وہ مسلم بھائی چارہ ہے جس کی گہار آج کل کے مفکرین لگاتے نظر آتے ہیں؟ فیصلہ قارئین کے ذمہ...

دیوبندی:

اب آتے ہیں وہ مسلکی مخالفین جنہیں ظاہر وضع میں، فقہی معاملات میں اہل سنت سے ممتاز کرنا مشکل ہے اور یہ بہت آسانی سے سنی عوام میں گھل مل جاتے ہیں، اپنے عقائد چھپا کر یہ اپنی جگہ بناتے ہیں اور پھر ان کا پرچار شروع کرتے ہیں____ دیکھا یہ گیا ہے کہ اسی مسلک کے ماننے والے، مذہبی اتحاد، مسلم بھائی چارہ کے سب سے زیادہ بلند بانگ دعوے کرتے ہیں، اور ہر انتشار کا ٹھیکرا بریلوی حضرات کے سر پھوڑتے ہیں، گویا کہ وہ تو باہیں پھیلائے انتظار کر رہے ہیں اور ان کا بریلوی محبوب ماننے کو راضی نہیں____ مگر آیئے ذرا درون خانہ چل کر دیکھیں کہ اس ظاہری محبت کی شمع کے نیچے کتنا تعصب کا دھواں ہے!

۱)۔ فرام دیوبند ودِلَو:

دیوبندیوں کے امام ہند، کانگریس کے وفادار مولوی، حسین احمد صاحب، جن کے رد میں شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال بھی رطب اللسان نظر آتے ہیں____ مولوی صاحب نے ایک کتاب بنام "الشہاب الثاقب" لکھی تھی، جس کے اندر انہوں نے سنی بریلوی حضرات اور خاص کر کے اعلی حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے متعلق اپنی نیک خواہشات اور مثبت تاثرات کا اظہار شرح وبسط کے ساتھ کیا ہے____ اس حد تک ان سے اپنے جذبات سنبھالے نہ گیے کہ اس کتاب کا دوسرا نام "گالی نامہ" بھی رکھا گیا...اب ایسا کیوں ہوا وہ آپ جلد ہی ملاحظہ فرمائیں گے____ یہ کتاب دیوبندی حضرات کی اہل سنت و جماعت بریلوی لوگوں سے دیرینہ محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے، جس میں ۶۴۰/ کے قریب صلواتیں سنائی گئی ہیں، سطر-سطر پر ہدایت و کامرانی کی دعائیں ہیں، پیارے اور دل کش القابات سے نوازا گیا ہے____ اگر منطقی طور پر اس ۲۵۶ صفحے کی کتاب کے اوراق پر ان ۶۴۰ گالیوں کو تقسیم کیا

جاے تو ہر صفحے پر ۲۔۵/ گالیاں آئیں گی ____ بلا تاخیر آیئے آپ کو چند شذرات اس محبت نامے کے بھی دکھا دوں:

بریلوی شیطان۔(ٹائٹل)۔دجال بریلوی(ص ۳)۔نصاریٰ(عیسائیوں) کے مشابہ(ص۱۴)۔اصحاب ضلالت(ص۱۶)۔ خذلہ اللہ تعالی فی الدارین(ص۲۰) ۔قرآن وحدیث میں تحریف کرنے والے(ص۲۴)۔روافض کے چھوٹے بھائی(ص۴۸)۔بریلوی دجال اور اس کے اتباع(ص۵۱)۔روافض کے سچے جانشین(ص۵۹)۔عدورسول یعنی دشمن رسول(ص۶۲)۔اہل ہوا(ص۶۹)۔جاہل(ص۷۲)۔بریلوی کے تمام شیاطین الانس والجن (ص۸۷)۔اللہ بریلویوں کے چہرے کالے کرے(ص۹۷)۔ جاہل، جھوٹے، مکار، عیار، مبتدع،طرح۔طرح کی ترکیبیں بناکراور عربی عبارات میں گالیاں ہی گالیاں۔[۱۱]

ایسا لگتاہے کہ یہ کتاب نہیں ہے، گویا کسی مجنون کی بڑ۔ بڑ کو سطح قرطاس پر اتار دیا گیاہے۔فرق اتنا ہے کہ اس مجنون کولوگ شیخ الاسلام اور عالم و فاضل بھی مانتے ہیں ____ دیکھ رہے ہیں قارئین، جو گالیاں آپ نے خوابوں خیالوں میں سوچی بھی نہیں ہوں گی، دیوبندیوں کے شیخ الاسلام صاحب آپ کے لیے کب کے لکھ چکے،ان کے نزدیک آپ، یہود یوں نصرانیوں کے جانشین ہیں، روافض کے چھوٹے بھائی ہیں، اور آپ کے لیے دل میں ایسی نیک خواہشات رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا کررہے ہیں کہ وہ آپ کا چہرہ کالا کرے، آپ کو دونوں جہاں میں رسوا کرے،اورنہ جانے کیا۔کیا____

حاصل کلام:

آخرامر، ہم ان دعاعیان اتحاد بین مسالک کو آواز دیتے ہیں... چشم بینا سے ان حقائق کا مشاہدکریں بعدہ ہی کسی نتیجے کو عام کریں، یقینا مسالک کے درمیان اشد اخلاف ہے اصولی اختلاف ہے، یہ کوئی فروعی مسئلہ نہیں کہ کسی کی تنگ نظری پر محمول کرکے جان چھڑالی جاے ____ اور یہ بھی یاد رہے کہ اس کا ذمہ دار صرف ایک جماعت(سنی بریلوی) کو بتانااور اسے تشدد وانتشار پسندی کے رنگوں میں رنگ کر عوام کے سامنے پیش کرنا کوئی غیر جانب داری کا ثبوت نہیں بلکہ یہ تو وہی پرانا مسلکی پروپگنڈا ہے جو سالوں سے اس جماعت کے خلاف چلا آرہا ہے ____ یاد ہانی کے لیے ایک بار پھر سے عرض کروں کہ شیعہ حضرات ہمارے خون کے درپے، وہابی حضرات کے نزدیک ہم رام پرساد و کشن لال جیسے بلکہ شاید اس سے بھی بدتر درجے کے مشرک ہیں،اور دیوبندی حضرات کے پیشوا ہمیں پانی

پی-پی کر گالیاں سنا چکے جو آج بھی شائع ہو رہی ہیں؛اب بھلا بتائے کوئی کہ ہم اگر اصولی اختلاف کی بنا پر،اور عقائد حقہ کی ترویج واشاعت، عقائد باطلہ کی تردید واہانت،اور طاعت فرمان سرور کشور رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اگر ان سے دور رہیں،ان کی مجالست و معاونت سے گریز کریں، تو ہم ہی انتہا پسند اور امت میں تفرقہ ڈالنے کے مجرم بھی کہلائیں؟،اہل انصاف فیصلہ فرمائیں کہ،

ع   ایسے قاتل کا کیا کرے کوئی[ج]

اور اس پر ظلم یہ کہ ہمی میں سے کچھ لوگ نام نہاد اسلامی اتحادی مفکرین کی باتوں میں آکر خود اپنے برادران ملت سے لڑتے جھگڑتے، علما پر طعنہ وتشنیع کرتے،اور اپنے عقائد ومعمولات کو سزاوار زرد وکوب تصور کرتے ہیں، گویا ان کو بھی،

ع   خرام نازِ بے پروائیِ قاتل پسند آیا[د]

انہیں بھی ہوش کے ناخن لینے چاہیے،اپنے پاک مذہب سے بغاوت،اپنی ملت سے یوں بے اعتنائی برتنا کسی طرح کی دانشمندی کا نام نہیں ہے ـــــ میں امید کرتا ہوں کہ اس مضمون سے ہمارے سنی بھائیوں کی آنکھیں کھلیں اور منصف صفت حضرات بھی کسی پیشگی تاثر سے پاک صاف ہو کر آئندہ کے تجزیے رقم فرمائیں ـــــ اور اسی نکتہ پر اپنی بات ختم کرنا چاہوں گا کہ جس کی غمازی شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال نے اپنے اس شعر میں کی ہے۔

انداز بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے،

شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات[ر]

اللھم اصلح لنا فی امورنا بحق حبیبنا و سیدنا محمد صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ و صحبہ و بارک و سلم

آمین یارب العلمین

۲۴/شوال المکرم/۱۴۴۲ھ/-مطابق-۷/جون/۲۰۲۱ء-بمقام: پیلی بھیت شریف

کتبہ: المفتقر الی اللہ سبحانہ و تعالی

فردین احمد خاں فردین رضوی

[بی-سی-اے؛کھنڈیلوال کالج،روہیل کھنڈ یونیورسٹی،

ریسرچ اسکالر،اسلامیات،استشراقیات واستغرابیات]

مصادر ومراجع

[١]ـ المحاسن النفسانية في أجوبة المسائل الخرسانية ص ١٤٧؛الشيخ محمد آل عصفور الدرازي البحراني الشيعي۔

[٢]ـ تحرير الوسيلة١/١١٨؛سيدروح الله موسوى خمينى۔

[٣]ـ علل الشرائع ص٦٠١؛ابن بابوية القمي۔

[٤]ـ وسائل الشيعة٣/٣٨٣؛محمدبن الحسن الحر العاملى۔

[٥]ـ معالم التنزيل للبغوي (٨/٨٠) وله شاهد في صحيح مسلم برقم (٣٠٢٢) عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ: يَا ابن أختي، أمروا أن يستغفروا الأصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فسبوهم۔

[٦]ـ معجم البدع، رائدبن صبري بن أبي علفة، دار العاصمة لِلنَّشْرِ وَالتَّوزيع، الطبعة: الأولى، ١٤١٧هـ-١٩٩٦م؛ ص ٢٢۔

[٧]ـ نفس مصدر۔ ص ٢٦٠۔

[٨]ـ مجموع فتاوى العلامة عبد العزيز بن باز؛عبد العزيز بن عبد الله بن باز (المتوفى: ١٤٢٠هـ)؛ محمدبن سعدالشويعر۔

[٩]ـ نفس مصدر۔ ١/٤٣

[١٠]ـ موسوعة الالبانى فى العقيدة؛ناصر الدين الالبانى ٥/٦٨٣۔

[١١]ـ الشهاب الثاقب على المسترق الكاذب؛مولوى حسين احمد ديوبندى؛ دار الكتاب لاهور۔

اشعار

[ب]۔ حسرت موہانی؛غزل: نگاہ یار جسے آشنائے راز کرے؛ریختہ رابطہ لنک:
https://www.rekhta.org/ghazals/nigaah-e-yaar-jise-aashnaa-e-raaz-kare-hasrat-mohani-ghazals?lang=ur

[ج]۔ مرزااسداللہ خاں غالب؛غزل: شمار سبحہ مرغوب بت مشکل پسند آیا۔

[د]۔ مرزااسداللہ خاں غالب؛غزل: ابن مریم ہوا کرے کوئی۔

[ر]۔ محمد اقبال،ڈاکٹر، بال جبریل، قطعہ، صفحہ 477۔